

سوال نمبر: 4

اسلام کے مطابق مصارفِ زکوٰۃ کون سے ہیں؟ زکوٰۃ کو فوثر نفاذ سے ایک ایک اسلامی ریاست میں غربت کا خاتمہ کیسے کیا جاسکتا ہے؟

جواب:

تعارف:-

اسلام میں زکوٰۃ ایک اہم رکن ہے۔ جس سے غریبوں، مساکین کی مدد کی جاتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ قرآن کریم سے اندازہ ہوتا ہے کہ غازی طرح زکوٰۃ کا حکم ہی پہلے انبیاء کی شریعت میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب زکوٰۃ کا حکم دیا تو حکم کو پورا کرنے کا حوالہ سے انہیں اجنبیت کا احساس نہیں ہوا۔ زکوٰۃ کے لفظ سے یہی اسکا معنی ملتا ہے کہ ایسا مال ہے جو پاکیزگی اور طہارت حاصل کرنے کیلئے دیا جاتا ہے۔

زکوٰۃ کے مصارف:-

زکوٰۃ کے بارے میں اور اسکے مصارف سورہ توبہ آیت نمبر 6 میں

بیان کیے گئے ہیں جو درج ذیل میں ہیں:

”بے شک صدقات بعض غریبوں اور محتاجوں اور انکی وصولی

پر مقرر کیے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کیلئے ہیں جن کے دلوں میں اسلام

کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور انسانی گردنوں کو آزاد کرانے میں

اور مقررہ فتنوں کے بوجھ اٹانے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں پر

ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے اور اللہ خوب جانتے والا

بڑی حکمت والا ہے۔“



## 1- فقرا :-

فقیر غنی کا مقابل ہے اس وجہ سے عیروہ شخص جو غنی نہیں بلکہ محتاج ہے وہ فقیر ہے۔ فقر ادا کا لفظ سورہ بقرہ 275 میں آیا ہے۔

## 2- مساکین :-

مسکین لفظ اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو اپنے فقر و مسکنت اور عزم و حوصلہ کے سبب زندگی کی جدوجہد میں حصہ نہ لے سکے اور وہ دوسروں کی امداد کا سپارہ ہو۔

## 3- عاملین زکوٰۃ :- (زکوٰۃ وصول کرتے والے)

یہ وہ لوگ ہیں جو صدقات کی وصولی کا کام کئی حکومت کی طرف سے کئے ہیں۔ ان کی تنخواہ اور ان کے دفاتر کے مصروف بھی اس حد سے ادائیگوں گے۔

## 4- مولفۃ القلوب :-

یہ وہ لوگ ہیں جن کو <sup>اسلامی</sup> حکومت کی طرف سے دل داری پیش نظر ہو۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن سے ڈر بہ حیو جائے کہ یہ دشمنوں کے سافوعل کر مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں۔ یہ لوگ مسلم اور غیر مسلم ہی ہو سکتے ہیں۔

## 5- غلاموں کو آزاد کروانا :-

زکوٰۃ کی رقم سے غلاموں کو بھی آزاد کروایا جاسکتا ہے ان کی فلاح و بہبود کے لئے کام کیا جاسکتا ہے۔

## 6- مفروض :-

زکوٰۃ کسی مفروض کو بھی دی جاسکتی ہے فرض کو امانت کے لئے



فی سبیل اللہ :-

اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔ دعوتِ حق اور دینی تعلیم کیلئے زکوٰۃ سے سارے کام ہو سکتے ہیں۔

8۔ مسافر (ابن سبیل) :-

کوئی ایسا مسافر ہو جس کے پاس رقمِ ادھر ادھر ہو جائے۔ اور وہ محتاج ہو تو اسکو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

## اسلامی ریاست میں عزت کا خاتمہ

زکوٰۃ سے اسلامی ریاست میں عزت کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے :

1۔ زکوٰۃ کے ذریعے دولت کی منصفانہ تقسیم :-

زکوٰۃ کے ذریعے دولتِ اُفر سے لے کر نیچے تک منصفانہ طریقے سے گردش کرتی ہے جب کے سوری نظام میں دولت چند پاهکوں میں بٹکت جاتی ہے۔ اس حوالے سے پرو فیسر عبدالحمید ڈار رحمہ اللہ لکھتے ہیں :-

"زکوٰۃ میں دولت کی تقسیم نو کو خود کار نظام پایا جاتا ہے۔"

اسلام ارتقا ز دولت کو پسند نہیں کرتا بلکہ گردشِ دولت کو پسند کرتا ہے جس سے ہمارے ممالک میں غریب لوگوں کی فلاح ہوئی اور وہ اپنی زندگیوں میں آسانی گزار سکتے ہیں۔

2۔ زکوٰۃ کے ذریعے منیائی کا خاتمہ :-

زکوٰۃ کے ذریعے منیائی کا خاتمہ ہوتا ہے جو گردشِ دولت میں اضافے کے بجائے عزت میں کمی کا سبب بنتا ہے۔



### 3۔ معیشت کے استحکام میں زکوٰۃ کا کردار:-

جب امیر لوگوں سے غریبوں میں دولت آتی ہے زکوٰۃ کے ذریعے تو خیر اسے ~~رقم کے ذریعے~~ اپنی ضروریات پوری کرتا ہے اس سے اشتیاق کی طلب ~~برپا ہوگی~~ اور حکومت کی فلاح ہوگی۔

leave a line space between headings for neatness.....

### 4۔ زکوٰۃ سرمایہ کاری میں اخلاف کا سبب:-

ترقی پذیر ممالک کی ترقی کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ سرمایہ کی کمی ہے وہ بھی اکثر ذخیرہ اندوزی کے مرتکب ہوتے ہیں اور اسلام میں اسکو ~~نیابت علیہ حرکت~~ سہی جاتا ہے۔

زکوٰۃ سے رہنما ہوتا ہے کہ اس سے ذخیرہ اندوزی کا خاتمہ ہوتا ہے

### 5۔ بخل کی صفت کا زائل ہونا:-

زکوٰۃ ادا کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ انسان سے بخل کی صفت زائل ہوجاتی ہے اور بخل سے نجات اللہ نے تعریف فرمائی ہے۔ جب انسان کھلے دل سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اس سے اللہ راضی ہوتا ہے اور اس کے کاموں میں رکاوٹ ختم ہوتی۔

### 6۔ بے روزگاری اور لادائیگی کا خاتمہ:-

جب معاشرہ میں دولت کی تقسیم غیر منصفانہ ہو تو بے روزگاری اور لادائیگی جسے امر عنہم کہتے ہیں۔ زکوٰۃ کی بدولت معاشرہ بے روزگاری اور لادائیگی سے پاک ہو جاتا ہے

### 7۔ زکوٰۃ سے جرائم کا خاتمہ:-

احکام دنیا میں عزت کی وجہ سے جرائم جنم لے رہے ہیں جس سے حکومت میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ تو زکوٰۃ اگر



مزبوں تک پہنچائی جائے تو جراثیم کا خاتمہ ہوگا اور حکومت/ریاست  
فلاح کی طرف جائے گی۔

8۔ امیر اور غریب میں ~~محکمہ~~ فرق کا خاتمہ :-

جب زکوٰۃ کا دور دورہ ہوتا ہے تو معاشرے میں غریب اور امیر  
کا دورانیہ ختم ہو جاتا ہے اور لوگ ایک دوسرے کو اچھے سے ملنے  
ملنے اور کوئی شخص خود کو کم تر نہیں سمجھتا۔ جس سے ریاست  
فلاح وسیع کی طرف جاتی ہے۔ اور دنیا میں اس ریاست کا چرچہ  
ہوتا ہے

9۔ مال کی محبت کا خاتمہ :-

جب انسان کے پاس زیادہ مال ہو تو اسے مال سے محبت پیدا  
ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جب انسان حکم الہی کے مطابق اپنے مال  
سے راہ خدا میں خرچ کرنا ہے تو اس کے دل میں اللہ کی محبت کا  
فروع ہوتا ہے۔ اور اس طرح مال سے محبت ختم ہو جاتی ہے اور  
یوں عادہ پرستی ختم ہو جاتی ہے۔

10۔ خلاصہ :-

زکوٰۃ امروں سے اکھٹی کر کے مزبوں کی طرف منتقل کی جاتی  
ہے جس سے ریاست فلاح وسیع کی طرف ہوتی ہے زکوٰۃ  
سے معاشرے میں برائیاں ختم ہوتی اور لوگ اپنی زندگیوں  
اچھے طریقے سے گزارتے۔ اور اس سے دونوں اللہ کی  
محبت کا فروع ہوتا ہے۔

add more arguments.

a 20 marks answer should have around 15 arguments and be on 7-9 pages.

improve the references and the paper presentation part.



سوال نمبر: 30

دین اور مذہب میں کیا فرق ہے؟ انسانی زندگی میں دین کی اہمیت کو رائل سے واضح کریں۔

جواب: تعارف :-

دنیا میں ایسا کوئی ملک یا قوم نہیں جو مذہب کے بغیر رہے ہو۔ کوئی نہ کوئی عقیدے کے ساتھ سب زندگیاں گزار رہے ہیں اور مذہب ہر جگہ کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔ مذہب عربی زبان کے لفظ مذہب سے نکلا ہے جس کے معنی میں راسخ یا عرصہ۔ اس کے اصطلاحی معنی میں طرزِ حیات یا اپنے اوپر غور و فکر کرنا۔ Edward Taylor کے مطابق:

"روحانیت پر یقین کرنا مذہب ہے"

Emile Durkheim کے مطابق :-

"کہ خدا کے ذہن کے مطابق عقائد پر یقین کرنا مذہب ہے۔"

ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق مذہب تین چیزوں پر مشتمل ہے :-

1- عقائد

2- عبادات

3- رسومات



دین عربی زبان کا لفظ ہے جسکا نقلی معنی غلبہ یا بلندی ہے  
 پس۔ اور جسکے اصطلاحی معنی ہیں دین مکمل ضابطہ  
 حیات ہے۔ اسلام کی رو سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی  
 حاکمیت اور وحدانیت کو عانتنا۔ اور اللہ کے احکامات  
 کو ماننا بھی دین ہے

| مذہب                                              | دین                                                |
|---------------------------------------------------|----------------------------------------------------|
| ۱۔ مذہب صرف حقوق خدا کی بات کرتا ہے۔              | ۱۔ دین حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بات کرتا ہے۔   |
| ۲۔ مذہب ایک جزو ہے۔                               | ۲۔ دین مکمل اور کُل ہے                             |
| ۳۔ مذہب میں عقیدہ آخرت کا ناقص اور جزوی موجود ہے۔ | ۳۔ دین میں عقیدہ آخرت کا پورا تصور موجود ہے۔       |
| ۴۔ مذہب میں حلال اور حرام میں کوئی فرقی نہیں      | ۴۔ دین میں حلال و حرام کا مکمل و افغ فرق موجود ہے۔ |
| ۵۔ مذہب individuality کی بات کرتا ہے۔             | ۵۔ دین انفرادی زندگی پر مارت کرتا ہے               |
| ۶۔ بہ عقیدے انسانوں کو پناہ دیتا ہے۔              | ۶۔ بہ عقیدے الہامی ہے۔                             |
| ۷۔ عبادت انسانوں کی بنائی ہوئی ہے۔                | ۷۔ عبادت الہامی ہے۔                                |
| ۸۔ مذہب میں عالمگیریت نہیں۔                       | ۸۔ دین پوری انسان کو دعوت دیتا ہے                  |
| ۹۔ مذہب میں سب لوگوں میں تضاد پایا جاتا ہے        | ۹۔ دین میں سب لوگ برابر ہیں۔                       |



## - دین کی اہمیت :-

(۱) دین مکمل ضابطہ حیات ہے :-

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کیلئے زندگی گزارنے، رہنے، سنبھالنے کا طریقہ و طرز بیان ہے۔ جن پر چل کر انسان اپنی زندگیوں میں بلندی و کمال اور برائیوں سے خود کو بچاتا ہے

(۲) عدل و انصاف :-

دین اسلام میں عدل و انصاف کے بارے میں ہدایات دی گئی ہیں۔ اور عدل و انصاف کے ساتھ سزا دی جاتی ہے اگر کسی نے کسی کو نقصان پہنچایا، آنکھ کے بدلے آنکھ، کان کے بدلے کان وغیرہ سیر انسان کے ساتھ عدل و انصاف کا حکم دیا گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اگر میری بیٹی غلطی بھی چوری کرتی تو اسکا بھی ہاتھ کاٹا جاتا۔"

دین اسلام انسانی زندگی میں بہت اہمیت و حامل ہے اس سے معاشی کا توازن برقرار رہتا ہے۔

(۳) مروج کا سکون :-

"بیشک اللہ کا ذکر کرنے سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔"

"دین خود کشی سے روکتا ہے۔"



Date: \_\_\_\_\_

Day: \_\_\_\_\_

دین اسلام انسانوں کے دلوں میں سکون پیدا کرتا ہے۔ اگر آج یورپ کا حال دیکھیں تو ان کا سوشل سرفل کلچر اچھا ہے۔ سردیوں میں انسان کو دعا بخیاں ہیں۔ کیونکہ ان کی زندگیوں میں دل کو سکون دینے والا ایک مکمل دین نہیں ہے۔

(vi) اخلاقیات کا تصور :-

دین اسلام لوگوں کو اخلاقیات کا سبق دیتا ہے۔ جس سے معاشرے میں امن و امان پیدا ہوتا ہے۔ کسی کی دل آزاری نہیں ہوتی۔ سرکشی پر سکون طریقے سے زندگی گزار رہا ہوتا ہے۔ (v) لوگوں کے حقوق :-

اگر آج دیکھا جائے تو یورپ نے (SDGs) کو پوری دنیا میں لے کر آئے اور ساتھ ساتھ Human Rights پر بھی کام ہوا اس لیے ان سب پر مکمل طرح عمل نہ ہو سکا کیونکہ ہماری زندگی میں ایک مکمل رہنمائی والا دین نہیں ہے جس پر عمل کر کے زندگی گزار سکیں۔ دین اسلام ہی ایک مکمل دین ہے جو لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ لیکن افسوس اس پر لوگ عمل پیرا نہیں ہوئے۔ دین اسلام ہی ہے جو حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی بات کرتا اور اس پر زور دیتا ہے۔

(vii) اخوت پر مبنی دین :-

دین اسلام میں طاہران پیو اخوت کا ہے۔ یہ اسلام کا اصل



ہے کہ عیسائی مذہب کے بعد لوگوں میں اخوت اور بھائی چاری کا جذبہ پیدا ہوا۔ اور اگر آج دیکھا جائے تو اسلامی ممالک میں اگر ایک کو کوئی ملک نقصان پہنچانا تو دوسرا اسلامی ملک اسکی مدد کیلئے حاضر ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر کچھ دن پہلے قطر (Qatar) پر حملہ ہوا اور سعودی عرب کو فوجی امداد دینے والے کلا نے غنہ بھر لیا تو سعودی عرب کے ساتھ اسلامی ملک پاکستان نے پاؤ بڑھایا۔ اور اگر اب کوئی ملک ان دونوں میں سے کسی ایک پر حملہ کرے گا تو دوسرا اس کی مدد کو تیار رہے گا۔ یہ معروف اسلام دین کی وجہ سے ممکن ہوا کیونکہ ان کا درمیان بھائی چارہ کا رشتہ ہے۔

۴ اخوت اسکو کہتے ہیں جو کائنات کا بل میں  
تو بندوستان کا پرستار جو ان کا تاب ہو جائے۔

(vii) پیغام محبت :-

اسلام کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ دین محبت ماننے والوں اور تقسیم کرنے والوں کے دین ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ستر فاقوں سے بھی زیادہ پیار کرنے والے ہیں۔

حدیث میں ہے کہ :

"تم اہل زمین والوں پر رحم کرو واللہ تم پر رحم فرمائے گا۔"

بقول اقبال ؎

کرد میر بانی تم اہل زمین پر  
خدا میراں ہو گا سرش بریں پر



انسانیت کو بلند یوں پر پہنچانے والا دین ہے۔  
 اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو زمین پر اشرف المخلوقات بن کر  
 بھیجا ہے۔ اللہ خود کہتے ہیں کہ: "میں حقوقی اللہ تو معاف  
 کر دوں گا، مگر حقوقی العباد معاف نہیں کروں گا۔ اس سے اندازہ  
 لگایا جاسکتا ہے کہ انسان کی اہمیت کتنی زیادہ ہے۔  
 دین اسلام ہر انسان کو برابر سمجھتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہے:-

”کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، کسی کالے کو  
 گویے پر اور کسی گویے کو کالے پر کوئی اہمیت حاصل نہیں۔“

### - بحث خلاصہ :-

دین اسلام ہر شعبے میں انسانوں کی زندگی میں فائدہ مند ہے۔  
 اللہ نے اس میں زندگی گزارنے کا ہر طریقہ بتا پایا ہے۔ اور دین  
 اسلام کو انسانوں کیلئے پسند کیا کیونکہ یہ مکمل ضابطہ حیات  
 ہے۔ اس میں کسی قسم کا تقاضا نہیں۔ ہر انسان برابر ہے۔  
 دنیا میں اس کا کوئی حذیب نہیں جو مکمل ہو۔ (دین اسلام  
 ۱۴۰۰ سال کے بعد بھی اپنی اصل حالت میں موجود ہے یہ  
 سرنے لےنے والے دور اور نسلوں کیلئے فائدہ مند ہے۔



سوال نمبر: 05

عقیدہ آخرت کس طرح جدید معاشروں میں فرد اور  
معاشرہ کے طرز عمل کو متاثر کرتا ہے؟

جواب: تعارف :-

عقیدہ آخرت پر ایمان لے کر انسانیت اہمیت کا حامل ہے جب  
انسان اللہ کے بعد عقیدہ آخرت پر ایمان لے کر آتا تو اسکی  
زندگی بہت متاثر ہوتی۔ انسانی عقل کے مطابق ہر کوئی اپنی  
کارگزاری کا بدلہ چاہتا ہے اور بولے والے دن یہی پتا چلتا ہے  
کہ کتنا اچھے اور کتنا اچھے اور ایک دن پھر یہ جب قیامت  
کا دن آئے گا اور ہر ایک کا حساب کتاب ہوگا اور ذرا برا کسی  
کے ساتھ بپاؤنی نہیں کی جاتی۔ اس دن کے دیگر نام یہ:

(الف) یوم القیامت — قیامت کا دن

(ب) یوم البعث — دوبارہ اٹھنے کا دن

(ج) یوم الدین — جزا کا دن

عقیدہ آخرت کا اثر :-

(۱) جذبہ خیر کا فروغ :-

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان نیکی اور بھلائی کا رستہ چلتا ہے  
کیونکہ اُسے یقین ہوتا ہے ایک نہ ایک دن اُسے نیکیوں کا بدلہ  
ملے گا اور اس طرح انسان کا اندر خیر کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔  
(۲) شجاعت کا فروغ :-

عقیدہ آخرت انسان کے دل سے "میر اللہ" کا خوف نکال



دل ہے جسکے نتیجے میں انسان اللہ کے سوا باقی تمام اشیاء کا  
خوف نکل جاتا ہے اس طرح انسان میں جذبہ شجاعت فروغ  
پاتا ہے جب انسان اللہ پر یقین کر لیتا ہے تو انسان کی  
دن دہائی سیرتیں سوجھتی ہیں اور اس کا معاشی و پر اھوار  
پر پڑتا ہے۔

یہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے  
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

عبر و تحمل کا فروغ :-

مصدقہ آخرت انسان کو صابر اور محمل بنادیتا ہے۔ پھر  
آخری زندگی کے حصول کیلئے انسان دنیاوی مشغلات میں نہ صرف عبر  
و تحمل کا مظاہرہ کرتا ہے بلکہ مشغلات بھی بخوشی مقابلہ کرتا ہے۔  
ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

"جب آپس کو ٹٹی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ  
ہی کیلئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"  
جب انسان کے اندر عبر و تحمل پیدا ہو جاتا ہے تو معاشی میں  
امن و امان پیدا ہوتا ہے۔

نعمتوں کا صحیح استعمال :-

انسان جب آخرت پر یقین کرتا ہے تو وہ اللہ کی عطا کردہ  
نعمتوں کا صحیح استعمال کرتا ہے۔ تو وہ اپنا مال، اولاد، جان  
سب جو اللہ کی رحمتا ہے سمجھتا ہے۔ جب انسان ان



نعمتوں کو اللہ کی رضا سمجھنا تو اس کے دل سے دنیا سے  
محبت ختم ہوئی۔ اور وہ آخرت کی تیاری پر ہٹا دیا

حقوق و فرائض میں توازن :-

عقیدہ آخرت پر ایمان سے انسان زندگی کے مصلحتان میں  
توازن برقرار کرتا ہے۔ وہ کسی کا ناحق کوئی حق نہیں کھاتا  
بلکہ اللہ کی رضا کیلئے حقوق و فرائض کو برقرار رکھتا ہے  
جب سر کوئی غرض اللہ کی ادائیگی کے لئے گناہوں سے پرہیز کرتا ہے  
ختم ہوں گی۔

بامقصد زندگی :-

عقیدہ آخرت پر ایمان رکھنے سے انسان کو دنیا میں آنے کا مقصد  
پتا چلتا ہے اور وہ ہلاکتوں کے گڑھوں میں گھارہا ہوا حلال  
کھانا اور سب کچھ اللہ کی رضا کیلئے کرتا ہے۔ اور اپنے آنے  
کا مقصد برقرار کرتا ہے۔ اس سے ہر انسان صاف ہو کر خیر پائے گا  
اور انسان آخرت کے دن (روزِ محشر) شرمندگی کا باعث  
نہیں بنے گا۔

اتفاق فی سبیل اللہ :-

عقیدہ آخرت پر ایمان انسان جب اعمال کرتا ہے تو وہ  
اس کے بدلے گنتی لگاتا ہے۔ تو وہ اس طرح اللہ کی راہ  
میں خرچ کرتا ہے۔ جس سے وہ اللہ کی رضا کیلئے ہر وہ خرچہ  
کے ساتھ اس سے دگنا ثواب ملے۔ اور اس طرح جب وہ اللہ  
کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو معاشرے سے برائیاں ختم ہوتی ہیں،  
تربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اور لوگ اس سے برا اثر ہو کر فائدہ



Date: \_\_\_\_\_

Day: \_\_\_\_\_

اٹھانے لگے۔

عقیدہ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات :-

- اخوت و بھائی چارہ :-

عقیدہ آخرت اخوت اور بھائی چارہ پیدا کرتا ہے۔

- عفو و درگزر :-

انسان کے اندر یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ اسے ایک دن اللہ

تعالیٰ کے پیش ہونا ہے اور یہ احساس اس کے اندر عفو

و درگزر کی صفت پیدا کرتا ہے۔

- ایقانہ عہد :-

اللہ تعالیٰ کا ذکر بندے اندر وعدے کو پورے بخانی

صلاحیت پیدا کرتا ہے۔

- اعداد باہمی :-

بندہ چونکہ اللہ کا محتاج ہے تو یہ کیفیت اس کے اندر عسریں

کیلئے محبت اور ان کی مدد کرنا بھی ڈالتا ہے۔

مثالی معاشرہ :-

عقیدہ آخرت سے خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے

انسان سوچتا ہے کہ اگر آج اس نے اچھا کام نہ کیا تو اگلے جہان

ڈل بدلے ملے گا۔ اور وہ جنت میں داخل ہوگا۔



Date: \_\_\_\_\_

Day: \_\_\_\_\_

## خلاصہ بحث :

عقیدہ آخرت پر ایمان انسان کو برے کاموں اور گناہوں سے روکتا ہے۔ اور معاشرے میں امن و امان کی دوڑ پیدا ہوتا ہے۔ دوسری طرف جب وہ اللہ کے رخ میں خرچ کرتا تو اس سے عزت کا خاتمہ ہوتا ہے اور ایک پر امن معاشرہ بنتا ہے۔ اور اسکا اثر انسانی زندگی اور معاشرے پر بہت اچھا ہوتا ہے۔